باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

دار الافتاء

جناب مفتیان کرام دار العلوم کراچی

ان مسائل کے بارے میں تفصیلی جواب مطلوب ہے۔

① جمعۃ المبارک کی اذان اول کیبعد دینی کام کرنا جمعہ کی تیاری کے علاوہ کیسا ہے۔ احسن الفتاویٰ ۲۵/۴ میں اس سے بھی روکا گیا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ دینی کام سے مراد، دینی کتب (حدیث تفسیر۔ درس نظامی کی کتب) سورۃ کہف، و دیگر ادعیہ ماثورہ (حزب الاعظم، مناجات مقبول وغیرہ) کا مطالعہ کرنا ہے مذکورہ شخص اپنی جمعہ کی تیاری مکمل کر کے ان اعمال میں مشغول ہے اور یہ باسانی ان سے فارغ ہو کر اذان ثانی سے پہلے پہلے مسجد میں پہنچ سکتا ہے۔ کیا حکم شرعی ہے؟

② نماز میں کوئی عضو جو ستر ہو تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے بقدر کی مدت میں کھل جائے تو نماز کے فساد کا حکم ہے۔ دریافت یہ کرنا ہے جسم انسانی میں شرعاً اعضاء کی حدود اور نام کیا ہیں۔ امید ہے کہ آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہونگے۔ اشارۃ عرض ہے۔ بازو میں انگلیاں۔ ہتھیلی۔ گٹا۔ کلائی۔ کہنی۔ کندھا۔ کیا یہ الگ اعضاء شمار ہونگے۔ [illegible] اسی طرح پاؤں میں انگلیاں ایڑھیاں، ٹخنے، پنڈلی۔ گھٹنا۔ ران۔ سرین۔ ناف۔ پیٹ۔ سینہ۔ پستان۔ گردن۔ اور پھر انسانی سر میں۔ بال۔ آنکھ۔ بھویں۔ ناک۔ ہونٹ۔ ٹھوڑی۔ گلہ۔ گردن۔ گدی۔ کان وغیرہ۔

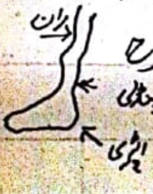

ان کی حدود کیا ہے اگر انسانی نقشے سے سمجھا دی جائیں تو بہت ہی نوازش ہوگی مثلاً اسطرح اس کی تفصیل کی ضرورت اس لیے ہے کہ ایک عورت نماز میں ہے اسکی پنڈلی سے شلوار پھٹی ہوئی ہے۔ مرد نماز پڑھتا ہے صرف شلوار باندھ کر (کسی مجبوری کیوجہ سے) لیکن اس کی شلوار ناف کے سوراخ سے نیچے بندھی ہوئی ہے۔ شاید بندہ اپنی مراد پوری طرح واضح نہ کر پایا ہو تو ممکنہ صورتوں کی وضاحت کر دی جائے۔

③ فرائض کیبعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کے بارے میں بہت ہی متضاد باتیں سامنے آ رہی ہیں کوئی جائز کوئی مسنون اور کوئی بدعت کا قائل ہے اس بارے میں قول فیصل تحریر فرمائیں۔ سنا ہے کہ اس بارے میں حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کا تفصیلی فتویٰ البلاغ ۱۴۱۳ ھجری جمادی الاولیٰ یا کسی اور مہینے کے شمارے میں شائع ہو چکا ہے اگر وہ ارسال فرما دیں تو بہت ہی مفید ہوگا۔ فقط

جواب اسی ورق کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

المستفتی

ابن خلیل جھنگوی

حلقہ علماء مدرسہ عربیہ رائے ونڈ۔
۲۷ جمادی الثانی ۱۴۲۷ ھجری

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً و مصلیاً

① قرآن کریم میں ہے: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ، (سورۃ الجمعۃ : ۹) ترجمہ: اے ایمان والو جب جمعہ کے روز نماز کیلئے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد کی طرف چل پڑا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو۔ (بیان القرآن)

حضرات فقہاء کرام نے فرمایا: ووجب سعی الیها وترك البیع بالأذان الأول فی الأصح (الدر المختار: ۲ : ۱۶۱) یعنی صحیح ترین قول کے مطابق جمعہ کی پہلی اذان کے ہوتے ہی جمعہ کی تیاری میں لگ جانا اور خرید و فروخت کو چھوڑ دینا واجب ہے۔

علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ عبارت کے الفاظ "وترك البیع" کی تشریح میں فرماتے ہیں: أراد به كل عمل ينافي السعي وخصه اتباعا للآية، (۲ : ۱۶۱) - یعنی خرید و فروخت کو چھوڑنے سے مراد ہر وہ عمل ہے جس سے نماز جمعہ کی تیاری میں خلل آتا ہو، متن کی مذکورہ عبارت میں خاص طور پر خرید و فروخت چھوڑنے کا ذکر اس وجہ سے کیا ہے کہ آیت میں اسی کا ذکر ہے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القرآن میں تحریر فرمایا: "باتفاقِ فقہاء امت یہاں بیع سے مراد فقط فروخت کرنا نہیں بلکہ ہر وہ کام جو جمعہ کی طرف جانے کے اہتمام میں مخل ہو وہ سب بیع کے مفہوم میں داخل ہے، اسلئے اذانِ جمعہ کے بعد کھانا پینا، سونا، کسی سے بات کرنا یہاں تک کہ کتاب کا مطالعہ کرنا وغیرہ سب ممنوع ہیں، صرف جمعہ کی تیاری کے متعلق جو کام ہوں وہ کئے جا سکتے ہیں" (۸ : ۴۴۴)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ جمعۃ المبارک کی اذانِ اول کے فوراً بعد جمعہ کی تیاری میں لگ جانا واجب ہے اور اگر تیاری ہو چکی ہے تو فوراً مسجد میں جانا واجب ہے، اس کے علاوہ کسی اور دینی یا دنیوی کام میں مصروف رہنا درست نہیں، اس دوران ان کتابوں کو پڑھنا بھی درست نہیں جن کا ذکر سوال میں کیا گیا ہے کیونکہ کوئی شخص اگر جمعہ کی تیاری کرکے اوراد وغیرہ میں مشغول ہے وہ ان سے فارغ ہو کر اگرچہ اذانِ ثانی سے پہلے پہلے باآسانی مسجد میں پہنچ سکتا ہے مگر ان اوراد وغیرہ کی وجہ سے بہرحال جمعہ کی طرف جانے کے اہتمام میں تو خلل واقع ہو رہا ہے، اور جس کام کی وجہ سے اس اہتمام میں خلل واقع ہو وہ جائز نہیں، لہٰذا اذانِ اول کے بعد دینی کتابوں کا مطالعہ بھی جائز نہیں اور احسن الفتاویٰ میں جو حکم لکھا گیا ہے وہ درست ہے، ہاں اگر ایسا شخص جمعہ کی تیاری کرکے جلد مسجد میں پہنچ جائے تو وہاں جا کر یہ اوراد وغیرہ پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ اس وقت مسجد میں بیان یا خطبہ نہ ہو رہا ہو۔

جاری۔۔۔۔

Scanned by CamScanner

(6) دار الافتاء

④ عضو سے مراد عضو کامل ہے یعنی دوران نماز اگر عضو کامل یا اس کا چوتھائی حصہ اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں تو نماز فاسد ہوجائے گی، عضو ناقص کا یہ حکم نہیں ہے۔

حضرات فقہاء کرام نے مرد و عورت کے اعضاء ستر کی یہ حدود بیان کی ہیں:

مرد کے وہ اعضاء جو ستر میں داخل ہیں کل آٹھ ہیں، ان کے نام اور حدود یہ ہیں:

① ذکر اپنے اجزاء یعنی حشفہ، قصبہ، قلفہ سمیت اور اس کے ارد گرد کا حصہ سب ملکر ایک عضو ہے۔
② خصیتین مع اپنے ارد گرد کے، یہ دونوں ملکر ایک عضو ہیں، (۳ و ۴) ہر ایک سرین علیحدہ علیحدہ عضو ہے، ⑤ دبر مع اپنے ارد گرد کے، یہ سرین سے الگ ایک عضو ہے، یہی بات صحیح ہے۔ (۶ و ۷) ہر ایک ران گھٹنے تک الگ الگ ایک عضو ہے، گھٹنا اس میں شامل ہے یہاں تک کہ اگر نماز پڑھی اور گھٹنے کھلے تھے اور ران ڈھکی ہوئی تھی تو نماز درست ہوجائے گی کیونکہ یہ دونوں ملکر بھی ایک ران کی چوتھائی نہیں بنتے ⑧ ناف کے نیچے سے عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے برابر دونوں پہلو؛ اس طرح پیٹ اور پیٹھ کا حصہ آرہا ہے یہ سب ملکر ایک عضو ہے اس کی چوتھائی کھل جائے گی تو نماز فاسد ہوجائیگی۔

آزاد عورتوں کیلئے پانچ اعضاء (چہرہ، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں) کے علاوہ سارا بدن ستر ہے اور وہ تیس (۳۰) اعضاء ہیں: ① سر، یعنی پیشانی کے اوپر سے گردن کے شروع ہونے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک یعنی عادۃً جتنی جگہ پر بال اگتے ہیں۔ ② بال جو کانوں سے نیچے لٹکے ہوئے ہوں یہی صحیح ہے اور یہ الگ عضو ہے، جو بال سر پر ہیں وہ تو بالاتفاق ستر ہیں ہی اور وہ سر کے ساتھ شامل ہیں۔ (۳ و ۴) دونوں کان علیحدہ علیحدہ عضو ہیں ⑤ گردن، اس میں گلا بھی داخل ہے، (۶ و ۷) دونوں کندھے، (۸ و ۹) دونوں بازو، ان میں کہنیاں بھی داخل ہیں، (۱۰ و ۱۱) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک ⑫ سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستانوں کے نیچے کی حد تک (۱۳ و ۱۴) دونوں پستان جبکہ اچھی طرح ابھر چکے ہوں اگر بالکل نہ ابھرے ہوں یا خفیف سے ابھرے ہوں کہ سینے سے جدا عضو کی ہیئت نہ پیدا ہوئی ہو تو یہ سینہ کے تابع ہیں، جدا عضو نہیں ہیں، دونوں چھاتیوں کے درمیان کی جگہ بہرصورت سینے میں

Scanned by CamScanner

داخل ہے، جدا عضو نہیں ہے۔ (۱۵) پیٹ یعنی سینے کی حد مذکور سے ناف کے نیچے کے کنارے تک۔ پس ناف بھی پیٹ میں شمار ہے۔ (۱۶) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سے سینے کے مقابل سے کمر تک (۱۷) دونوں کندھوں کے بیچ میں جو جگہ ہے بغل کے نیچے سے سینے کے نیچے کی حد تک، (۱۸) ناف کے نیچے اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور اس کے برابر پشت کی جانب، سب ملکر ایک عضو ہے۔ (۱۹) فرج اور اس کے اردگرد کا حصہ ایک عضو ہے۔ (۲۰) دبر مع اپنے اردگرد کے، (۲۱ و ۲۲) دونوں سرین (۲۳ و ۲۴) دونوں رانیں گھٹنوں سمیت (۲۵ و ۲۶) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت، (۲۷ و ۲۸) دونوں ہتھیلیوں کی پشت (۲۹ و ۳۰) دونوں پاؤں کے تلوے۔

یہ تو اعضاء کاملہ کی تفصیل ہوگئی، جو اعضاء سوال میں مذکور ہیں ان میں سے درج ذیل اعضاء، اعضاء ناقصہ ہیں:

ہاتھوں کی انگلیاں، پیروں کی انگلیاں۔ گٹا۔ کلائی، ایڑی۔ ٹخنے۔ گھٹنا۔ صرف پنڈلی ٹخنے کے بغیر۔ صرف ران۔ ناف۔ آنکھ۔ بھویں۔ ناک۔ ہونٹ۔ ٹھوڑی۔ گدی۔

عورت کی پنڈلی سے شلوار پھٹی ہوئی ہو تو دیکھیں گے کہ جتنا حصہ کھلا ہے وہ اگر پنڈلی اور ٹخنے کا چوتھائی یا اس سے زیادہ بنتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر چوتھائی سے کم بنتا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ مرد کی ناف ستر میں داخل نہیں بلکہ ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک کا حصہ ستر ہے اس کو چھپانا ضروری ہے لھذا اگر مرد کی شلوار ناف کے سوراخ سے نیچے بندھی ہوئی ہے اور گھٹنے کے نیچے تک جا رہی ہے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی — مزید وضاحت کیلئے درج ذیل عبارتوں پر غور فرمالیں:

امداد الفتاوی میں ہے: ذراع تا مرفق عضو کامل است، کشف او را مفسد است، اگر بقدر [illegible] سہ تسبیح باشد۔ و کعبین عضو کامل نیست۔ کشفش مفسد نیست۔ (۱: ۲۸۸)

بہشتی زیور میں ہے: مسئلہ ۳: اگر نماز پڑھتے وقت چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی بانہہ کھل جائے اور اتنی دیر کھلی رہے جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ کہہ سکے تو نماز جاتی رہی۔ پھر سے پڑھے اور اگر اتنی دیر نہیں لگی بلکہ کھلتے ہی ڈھک لیا تو نماز ہو گئی، اسی طرح جتنے بدن کا

جاری۔۔۔۔۔

ڈھانکنا واجب ہے اس میں سے جب چوتھائی عضو کھل جائے گا تو نماز نہ ہوگی جیسے ایک کان کا چوتھائی
یا چوتھائی سر، یا چوتھائی بال، چوتھائی پیٹ، چوتھائی پیٹھ، چوتھائی گردن، چوتھائی سینہ، چوتھائی
چھاتی وغیرہ کھل جانے سے نماز نہ ہوگی۔ بہشتی زیور، حصہ دوم، باب پنجم۔ نماز کی شرطوں
کا بیان۔

الدر المختار میں ہے :۔ ویمنع حتی انعقادها کشف ربع عضو قدر أداء رکن
بلا صنعه من عورة غليظة أو خفيفة على المعتمد. (۱ : ۴۰۸)

رد المحتار میں "تتمہ" کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

أعضاء عورة الرجل ثمانية: الأول الذكر وما حوله. الثاني الأنثيان وما حولهما.
الثالث الدبر وما حوله. الرابع والخامس الأليتان. السادس والسابع الفخذان
مع الركبتين. الثامن ما بين السرة إلى العانة مع ما يحاذي ذلك من الجنبين و
الظهر والبطن. وفي الأمة ثمانية أيضاً: الفخذان مع الركبتين، والأليتان، و
القبل مع ما حوله، والدبر كذلك، والبطن والظهر مع ما يليهما من الجنبين.
وفي الحرة هذه الثمانية، ويزاد فيها ستة عشر: الساقان مع الكعبين، والثديان
المنكسران، والأذنان، والعضدان مع المرفقين، والذراعان مع الرسغين و
الصدر، والرأس، والشعر، والعنق، وظهر الكفين. وينبغي أن يزاد فيها أيضاً
الكتفان ولا يجعلان مع الظهر عضواً واحداً، بدليل أنهم جعلوا ظهر الأمة عورة دون كتفيها
وكذا بطنا القدمين عورة في رواية أي وهي الأصح كما قدمناه عن إعانة الحقير
للمصنف، فتصير ثمانية وعشرين. كذا حرره ح. قلت: وقدمنا عن التاترخانية
أن صدر الأمة وثدييها عورة وقدمنا أيضاً عن القنية أن جنبيها عورة مستقلة
على أحد قولين، وعليه فتزاد الأمة خمسة على الثمانية المارة فتصير أعضاؤها ثلاثة
عشر، والله تعالى أعلم. (۱ : ۴۰۹)

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب عمدۃ الفقہ حصہ دوم ص:
۵۲ تا ص ۵۷ کے بغور مطالعہ سے بھی ان شاء اللہ اس مسئلہ کی وضاحت میں مدد ملے گی۔

جاری ....

(۳) - اس بارے میں ایک مفصل و مدلل فتویٰ ماہنامہ البلاغ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ میں شائع ہو چکا ہے، اس کی فوٹو کاپی مرسل ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ: محمد حنیف خالد عفی عنہ
دار الافتاء - دار العلوم کراچی ۱۴
۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۴۲۶/۹/۲۸

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۶۲/۹۱۵
مورخہ ۱۴۲۶/۹/۲۸
دار العلوم کراچی

نائب مفتی
جامعہ دار العلوم کراچی